محترمہ
عطیۃ
السلام

چادر اور چاردیواری عورت کے لیے عذاب نہیں سراپا رحمت ہے!

یہ بات ہمارے لیے باعثِ مسرت ہے کہ اس گئے گزرے دور میں حق بات کہنے والوں کی کمی نہیں۔ کمی ہے تو صرف حق بات برداشت کرنے والوں کی ہے، یہ سچ ہے کہ حق ایک کڑوی گولی ہے اور کوئی بھی اس گولی کو حلق میں اتارنے کے لیے تیار نہیں۔ لیکن حق بات کہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جس طرح کہ کتمانِ حق گناہ ہے اسی طرح اظہارِ حق ثواب ہے۔ اگر کلمۂ حق جابر سلطان کے سامنے کہا جائے تو جہاد بھی ہے مگر ستم یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص حق کی آواز اٹھاتا ہے۔ ایک طرف تو اس شخص کو سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دوسری طرف اٹھنے والی آواز الحاد پسندی اور حکومت کے اثر و اقتدار کے ذریعہ دبا دی جاتی ہے۔

خواتین سیرت کانفرنس میں جس کم عمر عالمہ دین برقعہ پوش مجاہدہ نے حق کی صدا بلند کی تھی وہ مدرسہ تدریس القرآن والحدیث (للبنات) دارالسلام وسن پورہ لاہور کی انچارج محترمہ حافظہ قاریہ فوزیہ طاہرہ تھیں جو کہ ہمارے نامور اہلِ علم مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کی دختر ہے۔ اس خاتون نے نہ صرف اپنا حق ادا کیا ہے بلکہ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے دور کی ایک شاندار مثال قائم کی ہے۔ فاروقِ اعظم خطبہ دے رہے تھے، فرمانے لگے "عورتوں کے حق مہر زیادہ نہ باندھا کرو" اسی دوران ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ کہنے لگی اے عمرؓ تم کون ہوتے ہو یہ بات کہنے والے؟ قرآن مجید میں ہے کہ اگر تم عورت کو حق مہر کے عوض ایک خزانہ بھی دے دو، تو تب بھی جائز ہے" حضرت عمرؓ فرمانے لگے، "عورت نے درست کہا ہے اور عمرؓ نے غلطی کی" آپ نے اسے ڈانٹا

نہیں، بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی۔لیکن یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اگر قوم کی اس غیرت مند بیٹی کو صدر ضیاء اور بیگم ضیاء کی توجہ کو مبذول کرانے کا خیال آ ہی گیا تھا تو کس قدر اس کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔کسی نے کہا "گستاخ" ہے، کسی نے کہا " اس کو آدابِ محفل کا لحاظ نہیں" کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ، حالانکہ یہ سوال بھی اس کانفرنس کا کچھ ایک حصّہ تھا۔خود بیگم ضیاء نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ جب کوئی تنقید کرتا ہے تو میں برا محسوس نہیں کرتی سب مجھے تو مردوں سے ہاتھ ملانا خود برا محسوس ہوتا ہے۔اس کے علاوہ صدر ضیاء الحق صاحب کا جواب تسلی بخش تھا کہ "آپ کی والدہ نے آپ کی بات سن لی ہے، آئندہ وہ اس پر عمل کریں گی" لیکن میں بیگم سلیمہ احمد کی طرف آتی ہوں کہ اس کو یہ کہنے کی کس طرح جرأت ہوئی کہ قرآنِ مجید میں کہیں نہیں لکھا کہ غیر مرد سے ہاتھ نہ ملایا جائے جس پر دیگر بیگمات نے تالیاں بجائیں۔قارئین کرام غور کیجئے کہ بیگم سلیمہ احمد نے اپنی نوکری کو پختہ کرنے کے لیے کس قدر قرآنِ پاک کے احکام کو بدلنے کی کوشش کی۔ع

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں!

بیگم سلیمہ احمد نے بھری محفل میں یہ لفظ کہہ کر انتہائی جہالت کا ثبوت دیا ہے۔اگر وہ قرآن مجید کے احکام اور مفہوم و معانی کو کچھ سمجھتی ہوتی تو یہ جسارت کبھی نہ کرتی۔کاش کہ سلیمہ احمد قرآن و حدیث جانتی ہوتی۔بعض مسائل ایسے ہیں جو قرآن مجید میں نہیں بلکہ احادیث میں ہیں۔حدیث قرآن مجید کی تفسیر ہے۔قرآن و سنت کی رو سے غیر مرد سے ہاتھ ملانا قطعاً حرام ہے اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی اجنبی عورت سے ہاتھ نہیں ملایا۔(مشکوٰۃ ص ۳۵۴) عورتیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لیے تشریف لایا کرتیں، آپ اُن سے بیعت لیتے تھے لیکن مردوں کی طرح ہاتھ پر بیعت نہیں کیا کرتی تھیں۔

بیگم سلیمہ احمد غیر مردوں سے ہاتھ ملانا جائز سمجھتی ہے تو یہ اس کا اپنا شوق ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہمارا کام تو حق بتانا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ کم از کم قوم و ملک کی بیٹیوں کو اس کی دعوت نہ دے اور نہ ہی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے

قرآنِ پاک کو تختۂ مشق بناتے۔
آج سے تقریباً تین چار ماہ قبل اخبار میں سلیمہ احمد کا بیان پڑھا کہ پردہ اور چار دیواری عورت کے لیے عذاب ہے۔ میں اور میری بہن نہ صرف سلیمہ احمد بلکہ پردہ کی مخالفت کرنے والوں کی پرزور مذمت کرتی ہیں۔ مدرستہ البنات جو کہ دو سو لڑکیوں پر محیط ہے، ہم سب سلیمہ احمد کی پرزور مذمت کرتی ہیں بوجہ اس کے کہ انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف آواز اٹھائی ہے!

قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کرتی ہوں کہ پردہ اور چار دیواری عورت کے لیے عذاب نہیں بلکہ رحمتِ الٰہی ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام نے جو عزت ومرتبہ عورت کو دیا ہے وہ دیگر مذاہب دینے سے قاصر رہے ہیں، اسلام نے عورت کو زیب و زیبائش، بے پردگی اور اظہارِ زینت سے سختی سے روکا ہے۔ عورت اور چار دیواری لازم وملزوم ہیں۔ صرف چادر اور چار دیواری میں رہ کر ہی اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔
قرآنِ مجید کا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ عورتیں گھروں میں ہی رہیں، بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"عورتیں اپنے گھروں میں ہی ٹھہری رہیں اور جاہلیت کی طرح بن سنور کر گھروں سے نہ نکلیں!" (الاحزاب)

حدیثِ پاک میں بھی آیا ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانکتا ہے، اس کے لیے صرف گھر کی چار دیواری میں ہی رہنا بہتر ہے اور باعثِ رحمت ہے۔ قرآن مجید کا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ عورتیں گھر سے باہر نکلیں یا کسی کے سامنے آئیں تو چادر کو اوپر ڈال لیں اور بدن کا تراش وخراش ظاہر نہ ہونے دیں۔ ارشادِ باری ہے:

"اے نبی، اپنی عورتوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمان عورتوں کو کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر چادر لٹکا لیں، اس میں زیادہ امید ہے کہ وہ پہچانی جائیں گی اور ان کو کوئی نہیں ستائے گا" (سورۃ احزاب)

دستور بھی کچھ ایسا ہے کہ وہ عورتیں جو خاص طرز کا لباس پہنتی ہیں یا خاص طور پر

بن سنور کر نکلتی اور اپنی خوبصورتی اور زینت کا اعلان کرتی ہیں، ان کے متعلق کوئی شخص بھی اچھی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ بلکہ جو دوسرے قماش کے ہوتے ہیں وُہ موقع پاکر ان کو چھیڑنے کی سعی کرتے ہیں۔ بخلاف ان پاکدامن اور مومن عورتوں کے جو اپنے آپکو چادر میں ڈھانپ کر رکھتی ہیں جس سے نمایاں طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شریف طبقہ کی عورتیں ہیں ان سے کوئی بھی بھول کر الجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔

قرآن مجید کا چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ عورت جب گھر سے نکلے تو اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے زینت کا اظہار ہو یا دوسروں کی توجہ کا مرکز بنے، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"عورتیں اپنے پاؤں کو زمین پر نہ ماریں جس سے ان کی پوشیدہ زینت کا پتہ چل جائے۔" (سورۃ نور)

عورتیں عموماً پاؤں میں مختلف زیورات پہنا کرتی ہیں۔ بعض زیورات ایسے ہوتے ہیں جب عورتیں ان کو پہنتی ہیں تو ان میں آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کے زیورات بالکل ممنوع ہیں۔ بعض زیور خود تو نہیں بجتے لیکن دوسرے زیور سے ٹکرا کر آواز دیتے ہیں مگر احتیاط ضروری ہے تاکہ آواز پیدا نہ ہو۔ اسی طرح عورت کو خوشبو، عطر، سینٹ لگا کر گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت ہے۔ آج بیگم حلیمہ احمد ہاتھ ملانے کو جائز سمجھتی ہیں۔ ذرا ان آیتوں کا مطالعہ کرکے دیکھئے، عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے لیکن خدا کے گھر میں حاضری کے لیے خوشبو مل کر نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور جو عورت خوشبو لگا کر مجلس پر گزرتی ہے وُہ بھی زانیہ ہے۔ اسلام کا یہ بھی حکم ہے کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اجنبی مرد سے مجبوراً گفتگو کرے تو وُہ بھی پردہ کی اوٹ سے ہی ہو، لیکن بات میں شیرینی نہ ہونے چاہیے تاکہ کسی بدنیت کو شرارت کا موقع نہ ملے، ارشادِ باری ہے:

"دبی زبان سے باتیں نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں روگ ہے وُہ لالچ کرے اس لیے تم معقول بات کہو۔" (سورۃ احزاب)

مذکورہ بالا آیات اور احادیث کی روشنی میں غور کیجئے کہ کس حد تک اسلام نے عورت کو چادر اور چار دیواری کے اندر اور باہر پابند کیا ہے۔ لیکن آج کے

دور میں خواتین یہ برابر رٹ لگا رہی ہیں کہ ہمیں پوری پوری آزادی دی جائے۔ مردوں کے برابر حقوق دیے جائیں اور سرکاری سطح پر ہمیں ملازمتیں دی جائیں لیکن خواتین کی آزادی اور بے پردگی سے جو خطرناک نتائج نکلتے ہیں وہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کیا شوہروں کا قتل اور عورتوں کا اغوا اسی بے پردگی اور آزادی کا نتیجہ نہیں ؟ جن ملکوں میں عورتوں کو مکمل آزادی ہے، ان کے حالات پڑھ کر دیکھیں، ان ملکوں کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ فتنہ و فساد کے چشمے ابلنے لگے۔ مرد عورت کے آزادانہ میل جول سے لوگوں میں کمینہ عادات اور پراگندہ خصلتیں پیدا ہو گئیں۔ جس سے لوگوں کی ہمتیں مردہ ہو گئیں۔ حوصلے پست ہو گئے اور طبیعتوں میں کمینہ پن آ گیا۔

ایک خاتون ان الفاظ میں اپنی دلسوزی کا اظہار کرتی ہیں:

"جو لڑکیاں مخلوط تعلیم کی پیداوار ہیں ان کی اخلاقی سیرت کے متعلق کہنا چاہتی ہوں کہ مخلوط تعلیم سے ان کی خلقی عصمت اور غیرت تباہ ہو جاتی ہے اور ان میں زیادہ سے زیادہ مردانہ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں جس سے وہ گھریلو زندگی کے نظام کو سنبھالنے کے قابل نہیں رہتی۔ موجودہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط تعلیم، جو مغربی طرز پر قائم ہے، ہماری لڑکیوں کے لیے بے سود اور غیر ضروری ہے۔"

کون نہیں جانتا کہ خواتین کی آزادی ملک کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہے۔ قوم کی ریڑھ کی ہڈی توڑ ڈالتی ہے۔ عورت اس صدی میں خوش ہے کہ اسے حقوق مل رہے ہیں، وہ ہر محکمہ میں ملازمت کر رہی ہے مگر اسے پتہ نہیں کہ مردوں نے اس عورت کو بیل گائے کی طرح استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اپنے قدرتی فرائض سے دن بدن وہ دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مردوں کی تفریح کے لیے خواتین کو سینما کے پردے پر آنا پڑا۔ مردوں کی دلبستگی کا سامان مہیا کرنے کے لیے تھیٹر کی ناپاک زندگی قبول کرنی پڑی، مردوں کی ہوس پورا کرنے کے لیے کلب اور ناچ گھروں میں جانا پڑا۔ مگر اب تک عورت یہی سمجھتی ہے کہ اسے مردوں کو غلامی سے نجات مل گئی ہے اس کے علاوہ مرد بھی نہیں سوچتا کہ عورت کی آزادی سے اس کو کیا نقصان ہو